بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

مابعد للعمر

اے جہان منتظر خوش باش کامد دوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) | ۷ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ فروری ۱۹۰۶ء | نمبر (۸)

گرنمنٹ ۱۹۰۶ء

گو نعم با تو گرائی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ (بروز جمعرات) | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت۔ عسر اور یسر نعمت وبلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزۃ اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفی ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
معجزات اند ہمہ حق اندر است — منکران مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکار کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات نماز

نمازوں کے اوقات مختلف شہروں میں مختلف ہوجاتے ہیں اس واسطے ان کا اخبار میں درج کرنا مفید ثابت نہیں ہوا۔ ان نمازوں کے اوقات نکالنے کیواسطے عام قاعدہ اخبار کے صفحہ اول پر لکھا جاتا ہے ہر جگہ کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے شہر کے اوقات خود ایک دفعہ محنت کرکے اس کے مطابق دریافت کریں اور پھر اس پر ہمیشہ عمل کرتے رہیں کسی شہر کا صحیح وقت اس شہر میں دھوپ گھڑی کے ذریعہ سے درست معلوم ہوسکتا ہے۔

نماز ظہر کا اول وقت ۱۲ بجے سے شروع ہوتا ہے نماز عصر۔ دھوپ گھڑی میں ۱۲ بجے جتنا سایہ کسی چیز کا ہو جب اس پر خود اس کی لمبائی کے برابر سایہ بڑھ جاوے۔ تو وقت ابتدائے عصر ہے دھوپ کے بالکل زرد ہونے تک۔ یہ بھی یاد رہے کہ گھڑیاں ریلوے ٹائم پر رکھی جاتی ہیں اور وہ وقت مقامی نہیں ہوتا نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد نماز عشا ...

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

جلد (۶) مورخہ ۷ محرم ۱۳۲۵ھ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء نمبر (۸)

شعر و سخن

گناہ گارون کے دردِ دل کی بس ایک قرآن ہی دوا ہے
یہی ہے خضرِ رہِ طریقت یہی ہے ساغر جو حق نما ہے
ہر اک مخالف کے زور و طاقت کو توڑنے کا یہی ہے حربہ
یہی ہے تلوار جس سے ہر ایک دشمنِ دین کا مٹا ہے
تمام دنیا مین تھا اندھیرا کیا تھا ظلمت نے یان بسیرا
ہوا ہے جس سے جہان روشن وہ معرفت کا یہی دیا ہے
نگاہ جن کی زمین پر تھی نہ آسمان کی جنہین خبر تھی
خدا سے اون کو تبھی جا ملایا دکھائی ایسی رہ ہدا ہے
بھٹکتے پھرتے ہین راہ سے جو انہین یہہ ہے یار سے ملاتا
جو ان کو گرنے نہ دے رہ سے تو پھر کیوا سطے عصا ہے
مصیبتون سے نکالتا ہے۔ بلاؤن کو سر سے ٹالتا ہے
گلے کا تعویذ اسے بناؤ یہین یہی حکم مصطفےٰ ہے
یہ علم روحانی کا ہے دریا لگائے اس مین جو ایک غوطہ
تو اوس کی نظرون مین ساری دنیا فریب ہے جھوٹ ہے دغا ہے
مگر مسلمانون پہ ہے حیرت جنھون نے پائی ہے ایسی نعمت
دلون پہ چھائی ہے پھر بھی غفلت نہ یاد عقبےٰ ہے نے خدا ہے
نہین ہے کچھ دین سے کام اون کا یونہی مسلمان ہے نام انکا
ہے سخت گندہ کلام ان کا ہر ایک کام ان کا فتنہ زا ہے
زمین سے جھگڑا افلاک سے قضیہ یہان ہے شورا و روہان شر ابا
نہین ہے ایک دم بھی چین آنا خبر نہین انکو کیا ہوا ہے
یون چلتے ہین یہہ اکڑ اکڑ کر کہ گویا ان کے ہین بحر اور بر
پڑے ہین ایسے سمجھ پہ پتھر کہ شرم ہے کچھ نہ کچھ حیا ہے
لڑین گے آپس مین بھائی باہم نہ ہوگا کوئی کسی کا ہمدم
مرا پیارا رسول اکرم یہ بات پہلے سے کہہ گیا ہے
نہ دل مین خوف خدا رہیگا۔ نہ دین کا کوئی نام لیگا
فلک پہ ایمان جا چڑھیگا یہی ازل سے لکھا ہوا ہے
مگر خدائے رحیم و رحمان۔ جو اپنے بندون کا ہے نگہبان
جو ہے شہ جن اور انسان۔ جو سنتا ہے اور دیکھتا ہے
کریگا قدرت سے اپنی پیدا۔ وہ شخص جس کا کیا ہے وعدہ
مسیح دوران مثیل عیسےٰ۔ جو میری اُمت کا رہنما ہے
سو ساری باتین ہوئی ہین پوری نہین کوئی بھی رہی ادھوری
دلون مین اب بھی رہے جو دوری۔ قیاس مین اپنا قصور کیا ہے
پڑا عجب شور جا بجا ہے جو ہے وہ دنیا پہ ہی فدا ہے
نہ دل مین خوف خدا رہا ہے نہ آنکھ مین باقی کچھ حیا ہے
مسیح دوران مثیل عیسےٰ۔ بجا ہے دنیا مین جس کا ڈنکا
خدا سے ہے پاکے حکم آیا۔ ملا اسے منصب ہدا ہے
ہے چاند و سورج نے دی گواہی۔ پڑی ہے طاعون کی تباہی
بچائے ایسے سے پھر خدا ہی۔ جو اب بھی انکار کر رہا ہے
وہ مطلع آبدار لکھون کہ جس سے حساد کا ہو دل خون
حروف کی جا گہر پروؤن۔ کہ مجھ کو کرنا یہی روا ہے
مسیح دنیا کا رہنما ہے غلام احمد ہے مصطفےٰ ہے
بروزِ اقطاب و انبیاء ہے۔ غرضکہ وہ نائب خدا ہے
جہان سے ایمان اٹھ گیا تھا۔ فریب و مکاری کا تھا چرچا
فساد نے تھا جمایا ڈیرا۔ وہ نقشہ اس نے الٹ دیا ہے
اسی کے دم سے مُوا ہے آتھم۔ اسی نے لیکھو کیا ہے بیدم
اسی کا دنیا مین آج چرچا ہے۔ ہما کے بازو پہ اڑ رہا ہے
اسی کی تلوار خون چکان نے۔ کیا قصوری کو ٹکڑے ٹکڑے
یہ زلزلہ بار بار آکے۔ اسی کی تصدیق کر رہا ہے
جمایا طاعون نے ایسا ڈیرا۔ ستون اسکا نہ پھر اکھیڑا
دیا ہے خلقت کو وہ تریڑا کہ اپنی جان سے ہوئی خفا ہے
مقابلہ مین جو تیر سے آیا۔ نہ خالی بچکر کبھی بھی لوٹا
عروج یہہ دیکھ کر مسیحا۔ جو بیزا حاسدے ہے جل رہا ہے
خدا نے لاکھون نشان دکھائے۔ نہ پھر بھی ایمان لوگ لائے
عذاب کے منتظر ہین ہائے۔ نہین جو بدبختی تو یہ کیا ہے
صبا[1] تو اُس وہان گزر ہو۔ تو اتنا پیغام میرا دیجو
اگرچہ تکلیف ہوگی تجھ کو۔ پہ کام یہ بھی ثواب کا ہے
کہ اے مثیل مسیح و عیسےٰ۔ ہون سخت محتاج مین دعا کا
خدا تری ہے قبول کرتا۔ کہ تو اس اُمت کا نا خدا ہے
خدا سے میری یہ شفاعت۔ کہ علم و نور و ہدا کی دولت
کرم سے اپنے کرے عنایت۔ مجھے مری اتنی التجا ہے
رہِ خدا مین یہ جان فدا ہو۔ دل عشق احمد مین مبتلا ہو
اسی پہ ہی میرا خاتمہ ہو۔ یہی میرے دل کا مدعا ہے
نہین ہے محمود فکر اس کا۔ کہ یہ اثر کس قدر کرے گی
سخن کہ جو دل سے ہے نکلتا[2]۔ وہ دل پہ ہی جا کے بیٹھتا ہے

[1] صبا بمعنے جذبِ دل [2] ترجمہ سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل

ریویو

جنٹلمین ڈائری مجلد ۔جس مین ہر دن کے واسطے ایک صفحہ علیحدہ رکھا گیا ہے اور ہر صفحے پر تاریخ عربی انگریزی ہندی بکرمی اور بدہی دیگئی ہے اور ہر صفحے کے سر پر عمدہ ضرب المثال لکھی گئی ہے۔ عمدہ چکنے کاغذ پر چھپی ہے اور ۸ ر آنے کی قیمت مین بھائی دیا سنگھ اینڈ سنز بک مرچنٹ لوہاری گیٹ لاہور سے مل سکتی ہے۔

پھول ۔ مصنفہ لالہ دیوی دیال صاحب پھولون کے اقسام اُن کے لاطینی ہندوستانی اور انگریزی نامون کے بیان کرنے اور ہر ایک پھول کے متعلق موسم کاشت طریق کاشت اور عام کیفیت کے بیان کرنے مین مصنف نے نہایت محنت کے ساتھ ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جو کہ ۴۷۵ صفحے مین ختم ہوئی ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ سب سلسلہ تعلیم کی کتابون کے مطابق رکھا گیا ہے پھولون کو نقصان دینے والے موذی کیڑون کا اور اون سے بچنے کا اور آلات کا۔ گملون کے رکھنے کا۔ قلمین لگانے کا۔ کھاد و آبپاشی کا غرض ایک باغ کے متعلق تمام ضروری اور مفید باتون کا اوس مین ذکر کیا گیا ہے۔ ہر ایک زمیندار اور باغ کے مالک کو اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ضروری مفید ہوگا یہہ کتاب بقیمت ایک روپیہ امپیریل بک ڈپو سے مل سکتی ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت ۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

غلام محمد صاحب گلہ مہاران ۔ رعیہ سیالکوٹ
نصرالدین والد انور محمد صاحب ۔ غزنی پور ۔ ضلع گورداسپور
مختار احمد صاحب " " " " "
مبارک الدین صاحب " " " " "
کریم بخش صاحب " " " " "
اللہ داد صاحب " " " " "
عبد العزیز صاحب " " " " "
رحمت بی بی " " " " "
احمد بی بی " " " " "
عائشہ بی بی " " " " "

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر - مسیح

مورخہ ۷ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۵ - فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - من ذا الّذی ھو اسعد منک
ترجمہ - وہ کون ہے جو تجھ سے زیادہ سعادتمند ہے
۲ - ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔

۱۵ فروری ۱۹۰۷ء - ۳ - ویل لکل ھمزۃ لمزۃ
ترجمہ - ہر ایک چغل خور اور عیب گیر پر لعنت ہے،

۱۸ فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - کل الفتح بعدہ
ترجمہ - سب فتح اس کے بعد ہے
۲ - مظہر الحق والعلا - کانّ اللہ نزل من السماء
ترجمہ - وہ حق اور غلبہ کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اتریگا یعنے ایک نشان ظاہر ہوگا - جو تمام فتوحات کا مجموعہ ہوگا اور اُس وقت حق ظاہر ہوجائے گا اور حق کا غلبہ ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترے گا۔

۲۰ - فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - انّی مع الرسول اقوم والوم من یلوم
ترجمہ - مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا - اور اس کے ملامت کنندہ کو ملامت کرونگا

۲ - پنس پاشدہ ہجوم
۳ - (اڑھائی بجے بعد آدھی رات) افسوس ناک خبر آئی ہے۔
فرمایا - اس الہام پر ذہن کا انتقال بعض لاہور کے دوستوں کی طرف ہوا مگر یہ انتقال ذہن بعد بیداری ہوا - الہام ہی شاید اس کے متعلق ہو۔
۴ - بہتر ہوگا کہ اور شادی کرلیں۔ فرمایا - معلوم نہیں کہ کسکی نسبت یہ الہام ہے۔

ایہا الاحباب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - واسطے سہولت اور درستی کاغذات کے فارمہائے وصیت ازسرنو چھپوائی گئی ہیں لہذا نمبر چہارم کے تحت میں صرف مضمون اطلاع مضمون وصیت کا جس حقیقت منقولہ یا غیر منقولہ کی نسبت موصی کو وصیت کرنے کی خواہش ہو وہ مضمون معہ تکمیل شہادت و مُہر یا انگوٹھے کے کرواکر روانہ فرماوے اور جس کو وصیت کرنا ہو - وہ فارمہائے جدید کو طلب فرماویں اور جن جن احباب کے پاس یہ اطلاع معہ فارم وصیت کے پہونچے - وہ دوسرے احباب کو مطلع فرمادیں۔

۲ عام - روپیہ متعلق مقبرہ بہشتی حسب اقرار نامجات کے صرف بنام **محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان** روانہ ہو - اور اگر دوسری رقم لنگر - میگزین - مدرسہ بھی اوس میں شامل ہو تو بھی بنام محاسب معرفت الصدر ہی ہو - ہاں کوپن میں تفصیل کا ہونا ضروری ہے تاکہ اوس کی تقسیم میں دقت واقع نہو۔

۳ خاص - احباب ازراہ عنایت اطلاع فرماویں کہ اس وقت تک متعلق اقرار نامجات الوصیت کے جنہوں نے پوری تعمیل کی ہے - مگر زر مرسلہ خلط کرکر روانہ کیا ہے جس سے معلوم نہیں ہوتا ہے کہ طیاری پل ومقبرہ میں کس قدر ہے اور ۱/۳ یا زیادہ متعلق وصیت کے کس قدر ہے یا کس کس قدر ماہوار روپیہ ان مدّون میں روانہ فرمایا ہے دفتر میں اس کی سخت ضرورت واقع ہے تاکہ بزودی اجرائے سارٹیفکیٹ کیا جاوے اور تفصیل اپنی کل آمدنی کی اور جو صورت کمی بیشی آمدنی کی اگر واقع ہو اس کی بھی اطلاع وقتاً فوقتاً ہونی چاہیئے - اور جن احباب پر بموجب اقرار نامہ وصیت کے بقایا ہو اس کا ادا ہونا ضروری ہے اور آئندہ کو باقاعدہ روانہ کرنے کا التزام کرنا ضروری - یا وجہ التوا و ترنقت سے اطلاع ہونی چاہیئے اور اقرار نامجات اور الوصایا میں اگر کوئی صاحب تغیر و تبدیل کریں تو بھی اس کی اطلاع ضروری ہے۔

۴ خاص احباب - وصایا غیر مکمل کی نسبت پہلے سے احباب کو تکمیل کے لئے لکھا جا چکا ہے اور اب پھر بذریعہ تحریر ہذا کے تاکیداً عرض کیا جاتا ہے کہ نقصوں مندرجہ الوصایا کی جس کی اطلاع پہلے کی گئی تھی تکمیل فرما دیں اور درصورت دیگر اطلاع ہونی چاہیئے - تاکہ تکمیل کاغذات دفتر میں ہرج واقع نہ ہو - ضروری ہی ضروری ہے۔

۵ عام - یہ بھی ضروری اطلاع ہے کہ حسب حیثیت کے چندہ طیاری مقبرہ بہشتی وخرید اری اراضی و طیاری ایک پل کی علیحدہ مد ہے - اور رسالہ الوصیۃ کا روپیہ اور ترکہ کا ۱/۳ یہ علیحدہ مد ہے - یہ دو مدّین ہیں - لہذا ہر ایک دوست کو اطلاع کرنا ضروری ہے کہ علاوہ ۱/۳ حصہ الوصیت کے چندہ نمبر اول ہی حسب حیثیت ادا ہونا ضروری چاہیئے تاکہ اجرائے سارٹیفکیٹ میں وقت واقع نہ ہو - اور طیاری پل وغیرہ بھی کرائی جاوے سارٹیفکیٹ کے اجرا میں چندہ نمبر اول بہت ضروری ہے۔

محمد احسن نائب ناظم مقبرہ بہشتی قادیان۔

ڈائیری

القول الطیّب

افغانستان میں تعصب وقت ظہر۔ افغانستان کا ذکر تھا کہ اگر ہماری جماعت کے لوگ جو کہ اس جگہ ہیں تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھیں تو امید ہے کہ بہت فائدہ ہو فرمایا۔ اگر ایک شخص بھی تمہارے ذریعہ سے دین کو اچھی طرح سمجھ لے تو یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے۔ ملاں احمدؐ نور صاحب نے عرض کیا کہ تبلیغ تو ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے مگر کھلے طور پر کوئی نہیں کر سکتا ورنہ حکومت سے سختی ہوتی ہے یہ جو امیر کابل صاحب کے متعلق ہندوستان کے اخبار تعریفیں کر رہے ہیں کہ وہ بالکل بے تعصب ہے، اس کی اصل کیفیت خود ملک افغانستان میں صحیح طور پر معلوم ہو سکتی ہے حضرت نے فرمایا یہ بات درست ہے اور اس کی مثال حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم کے حالات سے ظاہر ہے کہ جہاد کے انکار کے سبب اور مجھے مسیح ماننے کے سبب ان کے ساتھ کیسا بدسلوک کیا گیا۔ خیر۔ ہم خدا تعالیٰ پر امید رکھتے ہیں کہ وہ ضرور کوئی نہ کوئی راہ پیدا کر دیگا جس سے ان ممالک میں پوری تبلیغ ہوگی۔

ولائیت کے واسطے ایک کتاب ۱۳- فروری ۱۹۰۷ء مولوی محمدؐ علی صاحب کو بلا کر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ یورپ امریکہ کے لوگوں پر تبلیغ کا حق ادا کرنے کے واسطے ایک کتاب انگریزی زبان میں لکھی جاوے اور یہ آپ کا کام ہے آجکل ان ملکوں میں جو اسلام نہیں پھیلتا اور اگر کوئی مسلمان ہوتا بھی ہے تو وہ بہت کمزوری کی حالت میں رہتا ہے اس کا سبب یہی ہے کہ وہ لوگ اسلام کی اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں اور نہ ان کے سامنے اصل حقیقت کو پیش کیا گیا ہے ان لوگوں کا حق ہے کہ ان کو حقیقی اسلام دکھلایا جاوے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر ظاہر کیا ہے وہ امتیازی باتیں جو کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ میں رکھی ہیں وہ ان پر ظاہر کرنی چاہئیں۔ اور خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات کا سلسلہ ان کے سامنے پیش کرنا چاہیئے اور ان سب باتوں کو جمع کیا جاوے جن کے ساتھ اسلام کی عزت اس زمانہ میں وابستہ ہے ان تمام دلائل کو ایک جگہ جمع کیا جاوے جو اسلام کی صداقت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ہمکو سمجھائے ہیں اس طرح ایک جامع کتاب تیار ہو جاوے۔ تو امید ہے کہ اس سے ان لوگوں کو بہت فائدہ حاصل ہو۔

سرعتِ الہام ۱۵- فروری ۱۹۰۷ء- ایک الہام کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ یاد نہیں۔ لیکن لکھا ہوا ہے۔ پھر فرمایا۔ بعض دفعہ الہام آلہی ایسی سرعت کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک پرندہ پاس سے نکل جاتا ہے اور اگر اسی وقت لکھ نہ لیا جاوے یا اچھی طرح سے یاد نہ کر لیا جاوے تو بھول جانے کا خوف ہوتا ہے۔

تفہیم الہام آج کی وحی آلہی "اس ہفتہ میں کوئی باقی نہ رہے گا" کے متعلق فرمایا کہ ابھی ٹھیک طور پر نہیں کہہ سکتے کہ اس الہام میں ہفتہ سے کیا مراد ہے اور یہ کس کے متعلق ہے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا کہ بعض اس قسم کے الہامات کسی خاص مکان اور خاص زمانہ کے متعلق ہوتے ہیں۔ فرمایا درست ہے۔ دانیال کی کتاب میں صدہا سال کو ہفتہ کہا گیا ہے اور دنیا کی عمر بھی ایک ہفتہ بتلائی گئی ہے اس جگہ ہفتہ سے مراد سات ہزار سال ہیں ایک دن ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے۔ ان یوماً عند ربک کالف سنة مما تعدون۔ تیرے رب کے نزدیک ایک دن تمہارے ہزار سال کے برابر ہے

آخر فنا فرمایا۔ آخر ایک دن اس دنیا کا خاتمہ ہونیوالا ہے اور سب فنا ہو جائینگے اور اس فنا کا وقت دنیا کی عمر کے مطابق ساتویں ہزار سال کے بعد معلوم ہوتا ہے یہ گنتی ہم حضرت آدم سے کرتے ہیں مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ اس سے پہلے انسان نہ تھا یا دنیا نہ تھی بلکہ ایک خاص صورت اعلیٰ سے اس گنتی کو لیا جاتا ہے جس کا نام آدم تھا جیسا کہ اول میں وہ آدم تھا۔ ایسا ہی آخر میں ایک آدم ہے حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اس دنیا کی عمر کے روز میں گویا عصر کا وقت تھا جب کہ وہ عصر کا وقت تھا تو خود اندازہ ہو سکتا ہے کہ اب کتنا وقت باقی ہوگا۔ انجیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ اب دنیا کی عمر تھوڑی باقی ہے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے عرض کیا کہ اس قسم کے الفاظ جیسا کہ قیامت فنا وغیرہ ہیں بعض جگہ کسی خاص قرن اور خاص قوم کے متعلق آتے ہیں فرمایا یہ درست ہے اور خدا تعالیٰ قدیم سے خالق چلا آتا ہے۔ لیکن اس کی وحدت اس بات کو بھی چاہتی ہے کہ کسی وقت سب کو فنا کر دے۔ کل من علیہا فان سب جو اس پر ہیں فنا ہو جانے والے ہیں خواہ کوئی وقت ہو ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ وقت کب آئیگا۔ مگر ایسا وقت ضرور آنیوالا ہے۔ یہ اس کے آگے ایک کرشمۂ قدرت ہے۔ جو چاہے پیدا کرے۔ جو چاہے وہ خلق جدید کر سکتا ہے تمام آسمانی کتابوں سے ظاہر ہے کہ ایسا وقت ضرور آنیوالا ہے۔

عجائب قدرت خدا کی قدرت کا خیال کیا جاوے تو یہ بات مستبعد اور قابل تجویز نہیں رہی۔ زلزلہ کا ایک دھکہ لگتا ہے۔ تو شہروں کے شہر ویران ہو جاتے ہیں اس سے خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ جب امن کا زمانہ ہوتا ہے تو لوگوں کو منطق یاد آتی ہے اور باتیں بناتے ہیں لیکن جب خدا تعالیٰ ایک ہاتھ دکھاتا ہے تو تمام فلسفہ بھول جاتا ہے (ڈاکٹر میر محمد اسماعیل ذکر کرتے ہیں کہ ۴- اپریل ۱۹۰۵ء والے زلزلہ میں ان کے کالج کا ایک ہندو لڑکا دہریہ بے ساختہ رام رام بول اٹھا جب زلزلہ تھم گیا تو پھر کہنے لگا کہ مجھ سے غلطی ہوئی تھی۔ غرض ایسے لوگ درست نہیں ہوتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ عجوبۂ قدرت نہ دکھلائے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور جب تک کہ ایسا نہ ہو توحید قائم نہیں ہوتی۔

طاعونی موت ذکر آیا کہ بعض مخالف کہتے ہیں کہ طاعون کوئی عذاب آلہی نہیں بلکہ یہ تو ایک شہادت ہے۔ فرمایا۔ شہادت تو مومن کیواسطے ہوتی ہے جو پہلے ہی سے خدا تعالیٰ کے راہ میں اپنے نفس کو قربانی کر چکا ہوتا ہے۔ اس کی موت ہر حالت میں شہادت ہے لیکن یہ ایک عام قانون بنانا کہ ہر ایک شخص جو طاعون سے مرتا ہے وہ شہید ہے۔ تو پھر کیا چوہڑے۔ چمار۔ ہندو۔ آریہ۔ عیسائی۔ دہریہ بُت پرست جو ہزارہا طاعون سے مرتے ہیں وہ سب درجہ شہادت کو حاصل کر رہے ہیں۔ سید عبد الحی عرب نے مولوی ثناء اللہ کو کہا تھا کہ امرتسر کا رسل بابا طاعون کے عذاب سے ہلاک ہوا ہے تو ثناء اللہ نے کہا کہ وہ شہادت کی موت مرا ہے تو عرب صاحب نے کہا پھر خوب ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کو بھی اس قسم کی شہادت کی موت دے غرض شہادت نفس طاعونی موت میں شامل نہیں ہے بلکہ شہادت کا درجہ تو ان مومنوں کے واسطے ہے جو اپنی زندگی میں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے راہ میں وقف کر چکے ہیں۔ طاعونی عذاب حضرت موسیٰ کے زمانہ میں بھی ان کے مخالفوں پر پڑا تھا اور پھر حضرت عیسیٰ کے بعد بھی یہ عذاب ان کے مخالفوں پر وارد ہوا تھا اور اب بھی خدا تعالیٰ نے بطور نشان کے یہ عذاب نازل فرمایا ہے۔

آدم والا بہشت ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ بہشت میں جو لوگ داخل ہوں گے وہ لوگ نکالے نہیں جاوینگے۔ تو پھر آدم

اور تو کیوں نکالے گئے ۔ تب حضرت نے فرمایا کہ آدم جس جنت میں سے نکالا گیا تھا وہ زمین پر ہی تھا بلکہ توریت میں ان کے حدود بھی بیان کئے گئے ہیں ۔ اللہ ومن قرآنیہ سے بھی ثابت ہے کہ انسان کے رہنے اور مرنے کے واسطے یہی زمین ہے جو شخص اس کے برخلاف کچھ مذہب رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے کلام کی بے ادبی کرتا ہے ۔

گوجرانوالہ کی جلسہ میں حضرت کیوں نہیں جاسکتے

منیجر گورو کل گوجرانوالہ کا پہر ایک خط حضرت کے نام آیا کہ آپ جلسہ مذاہب میں ضرور شامل ہوں ۔ سب کے واسطے نصف گھنٹہ مقرر کیا ہے اور ایسا ہی آپکے واسطے بھی نصف گھنٹہ مقرر ہے اور ایک عالم کیواسطے یہ وقت کافی ہے اسکا جواب بحکم حضرت مفصلہ ذیل لکھا گیا ہے ۔

جناب منیجر صاحب گورو کل ۔ گوجرانوالہ

تسلیم ۔ آپ کا دوسرا خط حضرت کی خدمت میں پہونچا ۔ جس میں آپ نے ظاہر کیا ہے کہ آپ نصف گھنٹہ سے زیادہ وقت نہیں دے سکتے اور کہ ایک عالم کے واسطے یہ سبب اس کے علم کے اتنا وقت کافی ہے ۔ بجواب گذارش ہے کہ حضرت فرماتے ہیں ۔ کہ اہم مذہبی اُمور پر گفتگو کرنے کیواسطے اتنا تھوڑا وقت کسی صورت میں کافی نہیں ہو سکتا ۔ اس واسطے ہم ایسی مجلس میں شریک نہیں ہو سکتے ۔ اگر آپ کم از کم تین گھنٹہ کا وقت ہمارے مضمون کیواسطے رکھتے تو ممکن تھا کہ ہم خود جاتے یا اپنا کوئی فاضل دوست اپنا مضمون دیکر بھیجد یتے ہم کسی طرح سمجھ نہیں سکتے کہ ایسے مضامین عالیہ میں صرف آدھ گھنٹہ کی تقریر کافی ہے ۔ ہم رسوم کے پابند نہیں بلکہ ہم پابند احقاق حق ہیں ۔ باقی آپکا یہ فرمانا کہ بڑے عالم کیواسطے نصف گھنٹہ کافی ہے ۔ مجھے تعجب ہے کہ یہ بات کیوں کر آپ درست فرماتے ہیں جبکہ آپکے وید مقدس کے لکھنے والوں نے اپنی باتوں کو ختم نہ کیا ۔ جب تک کہ وہ ایک گدہے کے بوجہ کے برابر نہ ہو گئے ۔ تو پہر آپ ہم سے یہ اُمید کیونکر رکھتے ہیں ایک نکتہ معرفت کا قبل از تکمیل گلا گھونٹنا دہ حقیقت سچائی کا خون کرنا ہے ۔ جس کو کوئی راستباز پسند نہیں کریگا اگر علم اور فضل کا معیار صدر رجہ کے اختصار اور تہوڑے وقت میں ہوتا تو چاہئے تھا کہ وید صرف چند سطروں میں ختم ہو جاتا ۔ مجھے افسوس ہے کہ اس تہوڑے وقت نے مجھے اس مشترک مشترکہ ... رکھا کہ خدا تعالیٰ کی ذات صفات کی نسبت کچھ بیان کرنا اور پہر روح اور مادہ میں جو بکلی مخفی ہے اُس کو کہولنا آدھ گھنٹہ کا کام ہے ؟ ہرگز نہیں بلکہ یہ لفظ ہی سوءِ ادب میں داخل ہے جن لوگوں کو محض شراکت کا فخر حاصل کرنا مقصود ہے وہ جو چاہیں کریں مگر ایک محقق ناتمام تقریر پر خوش نہیں ہو سکتا ۔ سچائی کو ناتمام چھوڑنا ایسا ہے جیسا کہ بچہ اپنے پورے دنوں سے پہلے پیٹ سے ساقط ہو جائے ۔ آیندہ آپ کا اختیار ہے ۔

خادم مسیح موعودؑ
محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء

المفتی

۴۳ قرض پر زکوٰۃ ۔ ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ جو روپیہ کسی شخص نے کسی کو قرضہ دیا ہوا ہے کیا اس پر اس کو زکوٰۃ دینی لازم ہے ۔ فرمایا ۔ نہیں ۔

۴۴ اعتکاف ۔ ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ جب آدمی اعتکاف میں ہو تو اپنے دنیوی کاروبار کے متعلق بات کر سکتا ہے یا نہیں فرمایا سخت ضرورت کے سبب کر سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروری کے واسطے باہر جا سکتا ہے ۔

۴۵ مفقود الخبر ۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ مفقود الخبر کی زوجہ کتنی مدت انتظار کرے ۔ فرمایا ۔ چار سال تک اگر کوئی خبر نہ ملے اور کچھ پتہ نہ لگے ۔ تو اس کو مردہ کی مانند سمجھنا چاہیئے اور اس کے بعد عدت کے ایام گزارنے چاہئیں اگر بعد میں وہ شخص آجاوے تو اس کا کوئی حق نہیں

۴۶ تبرک ۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ پانی میں دم کرانا اور تبرک لینا جائز ہے ۔ فرمایا کہ سنت سے ثابت ہے مگر کسی صالح سے تبرک لینا چاہیئے ایسا نہو جیسا مسیلمہ کذاب کا تبرک ہوتا تھا کہ جہاں ہاتھ ڈالتا تھا وہ پانی بھی خشک ہو جاتا تھا ۔

بدر خواتین

تعلیم نسواں اور مسلمان

زخمہ نام ہے میرا قوموں تم کو آباد کرونگا
گر نہ تعلیم سے بہائیگے نام ان کا مٹا دونگا

میں ان بزرگوں اور بہائیوں سے مودبانہ التجا کرتی ہوں کہ جو بے زبان فرقہ اناث کو تعلیم دلوانے کے مخالف ہیں ۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں ۔ کہ فرقہ اناث نے آپکا کیا ایسا اتنا بڑا قصور کیا ہے کہ جس کے بدلے میں ان کو علم جیسی بے بہا نعمت سے محروم رکہا جاتا ہے ؟ ہمارے بزرگو اور بہائیو ! زمانہ تو ڈنکے کی چوٹ پکار کر رہا ہے کہ تعلیم نسواں کا دور ہے اور تعلیم پھیلا کر چھوڑونگا ۔ ہند کی اور سب قوموں نے اس بات کو مان لیا ہے اور تعلیم نسواں کا کام بڑے زور سے شروع کر دیا ہے مگر آپ لوگ یہی چاہتے ہیں کہ ان کو گائے اور بھینس سے زیادہ رتبہ نہ دیا جاوے ۔ ایسا نہ ہو کہ تعلیم پاکر خدا اور خدا کی خدائی کو پہچاننے لگیں ۔ ایک طرف یہ حال ہے اور دوسری طرف ہمارے تعلیمیافتہ بہائی کبھی بے علم عورتوں کو پسند نہیں کرتے جہاں کہیں کسی لڑکی کے عقد کی بابت گفتگو شروع ہوتی ہے ۔ تو پہلے یہی سوال ہوتا ہے کہ لڑکی پڑھی لکھی بھی ہے ۔ جو والدین اپنی لڑکیوں کو تعلیم نہیں دلواتے وہ یہ یاد رکھیں کہ ان کو تعلیم یافتہ داماد ملنے ناممکن ہیں ۔ میری ناقص عقل میں نہیں آتا کہ آپ لوگ اس سرمایہ ہدایت یافتہ فرقہ کو تعلیم دلوانے کے کیوں مخالف ہیں ۔ آپنے بارہا پڑہا ہو گا ۔ کہ ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ رضؓ کیسی عالمہ اور فاضلہ تہیں اگر مستورات کو تعلیم دلوانا کسی صورت میں بھی مضر ہوتا ۔ تو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فوراً بند کر دیتے ۔ ایسا ہی حضرت بی بی فاطمہ رضؓ خاتون جنت اور بہت سے صحابہ کرام کی بیویاں پڑہی ہوئی تہیں ۔ تو پہر آپ کیوں تعلیم نسواں کے مخالف ہیں ۔ انشاء اللہ کسی دوسرے مضمون میں میں بزرگان سلف کے اقوال علم کی تائید میں لکھونگی ۔ تو پہر کیا یہ علم مردوں کے واسطے ہی ہے ۔ حالانکہ ان کو واعظوں اور جلسوں میں شامل ہو کر زنگ دل دہونے کا بارہا موقع مل جاتا ہے میں یہ نہیں چاہتی کہ عورتیں بھی انگریزی پڑہیں اور اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کرکے ڈگریاں لیں ۔ بلکہ میں اس بات کی مخالف ہوں میری ناقص عقل تو اس بے زبان فرقہ کو یہاں تک تعلیم دلانی کی آپ صاحبان کیخدمت میں سفارش کرتی ہوں جس سے ان کو اپنے عزیز واقربا سے خط وکتابت کرنے اور گہر کا حساب و کتاب آپ کی سہولت کے لئے رکہنے اور اپنے مذہبی احکام سے واقف ہونے اور مسیح الدجال کی چال بازیوں سے بچنے اور اولاد کو احسن طور پر پرورش کرنے کی سمجھ آجاوے ۔ آیندہ اختیار بدست مختار ۔ اخیر پر میں سب احمدی بہائیوں کی خدمت میں عرض کرتی ہوں کہ پیاری ہمشیرہ مکرمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب کا مضمون جو اس بدر ... میں ...

حضرت مسیح موعودؑ کا خط بنام شیخ محمد چٹھو صاحب لاہوری

بعد دعا کے واضح ہو کہ بدر کے اخبار مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء نمبر ۴ میں جو میری طرف سے آپ کی طرف ایک مضمون چھپا تھا اس کے جواب مین کسی شخص نے اخبار مورخہ ۲۴ جنوری کو ایک مضمون طبع کرا کر اور رجسٹری کرا کر میری طرف بھیجا ہے اور اخیر پر آپکا نام لکھدیا ہے گویا اس تحریر کے آپ ہی راقم ہین اور اوس مین مجھے مخاطب کر کے یہ اعتراض کیا ہے کہ کس طرح سمجھا جاوے کہ یہ آپ کی طرف سے مضمون ہے۔ اس پر آپکے دستخط نہین اور قرآن شریف مین ہے کہ اگر کوئی فاسق یعنے بدکار خبر دیوے تو تحقیق کر لینا چاہئیے کہ وہ خبر صحیح ہے یا نہین اور اس فقرہ سے کاتب مضمون نے میرے دوست عزیز القدر مفتی محمد صادق ایڈیٹر اخبار کو جو ایک صالح اور متقی آدمی ہین۔ فاسق اور بدکار آدمی قرار دیا ہے۔ مین باور نہین کر سکتا کہ ایسی ناپاک تہمت کا لفظ جس کے رُو سے خود ایسا انسان فاسق ٹھہرتا ہے۔ آپکے مُونھ سے نکلا ہو اور ہر ایک اہل علم کو معلوم ہے کہ شریعت اسلام کا یہ فتویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو کافر یا فاسق کہے اور وہ اس لفظ کا مستحق نہو تو وہ کفر اور فسق اسی شخص کی طرف لوٹ آتا ہے اور گورنمنٹ انگریزی کے قانون کے رُو سے بھی کسی کو فاسق یا بدکار کہنا ایسے صاف طور پر جرم ازالہ حیثیت عرفی مین داخل ہے کہ ایسا شریر انسان ایک ہی پیشی مین جیل خانہ دیکھ لیتا ہے پس کچھ شک نہین کہ اگر مفتی صاحب عدالت مین اس ازالہ حیثیت عرفی کی نسبت نالش کرین تو ایسا بدقسمت اور جاہل انسان جس نے اون کی نسبت یہ ناپاک لفظ بولا ہے۔ فوجداری جُرم مین بے چُون وچرا سزا پا سکتا ہے مگر آپ پر مین نیک ظن کرتا ہون۔ مجھے امید نہین اور ہرگز اُمید نہین کہ ایسا لفظ آپکے مونہہ سے نکلا ہو چونکہ آپ محض ناخواندہ ہین اور بوجہ ناخواندہ ہونے کے اخبارون اور رسالون کو پڑھ نہین سکتے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ اس نالائق حرکت سے بری ہین بلکہ کسی خبیث اور ناپاک طبع اور نہایت درجہ کے بدفطرت کا یہ کام ہے۔

کہ بغیر تفتیش کے نیکون اور راستبازون کا نام بدکار اور فاسق کہتا ہے مین امید رکھتا ہون کہ آپ مجھے براہ مہربانی اطلاع دینگے کہ کس پلید طبیع اور بدفطرت کے مونہہ سے یہ کلمہ نکلا ہے تا اگر مفتی صاحب چاہین تو عدالت مین چارہ جوئی کرین کیونکہ بدکار اور فاسق ہونے کیحالت مین ان کے اخبار کی بدنامی ہے اور وہ علاوہ سزا دلانے کے دیوانی نالش سے اپنا ہرجہ بھی لے سکتے ہین اور ایسی تحریر جس مین ایسے گندے اور ناپاک الفاظ ہین۔ مین کسی طرح آپ کیطرف منسوب کر ہی نہین سکتا آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ اگر آپ ایسے ناپاک طبع کے نام سے اطلاع دینگے۔ آیندہ اگر آپ کچھ لکھنا چاہین تو اس حالت مین اعتبار کیا جاوے گا جبکہ اس تحریر پر آپکے دستخط ہون گے اور دو معزز گواہوں کے بھی دستخط ہون گے۔ مجھے خیال آتا ہے کہ شائد آپکے کسی ناپاک طبع پوشیدہ دشمن نے آپ کی طرف سے ظاہر کرنے کیلئے خود یہ لفظ بدکار اور فاسق کا لکھدیا ہے اور محض چالاکی سے آپ کی طرف اس ناپاک اور گندے لفظ کو منسوب کر دیا ہے۔ تا آپ کو اس پیرانہ سالی کی عمر مین کسی سخت سزا مین پھنساوے۔ براہ مہربانی جلد اس کا جواب دین۔

مین ہون آپ کا دل خیر خواہ

مرزا غلام احمد مسیح موعود

یاد رہے کہ مین نے اپنے ہاتھ سے یہ چند سطرین لکھ کر اخبار مین چھپوائی ہین اور اسی غرض سے یہ تحریر دستخطی اپنی آپ کی خدمت مین بھیجتا ہون آپ بھی جو کچھ میرے جواب مین چھپوادین اصل پرچہ دستخطی اپنا جس پر دو شخص گواہون کی شہادت ہو اور آپکے دستخط ہون ساتھ بھیجدین۔

مرزا غلام احمد مسیح موعود

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اشتہار واجب الاظہار

جملہ ناظرین بتمکین کی خدمت مین اطلاع دیجاتی ہے کہ جنے انسکٹر صاحب بہادر حلقہ امرت سر کی منظوری خاص کے بعد ان تمام طلبا کیلئے جو پنجم پرائمری تک ہمارے سکول مین تعلیم پاوین۔ فیس مدرسہ معاف کر دی ہے خواہ وہ امیر ہون یا غریب۔ کاشتکار ہون یا غیر کاشتکار۔ ہندو یا مسلمان۔ پس وہ تمام صاحبان جو دینی اور دنیوی مروجہ تعلیم اپنے بچون کو دلانا چاہتے ہین وہ اس موقع اور معافی فیس کو غنیمت سمجھین اور ہمارے سکول مین بچون کو مفت تعلیم دلاوین۔

(۲) یاد رہے کہ ہمارا سکول افسران سررشتہ تعلیم پنجاب کے معائنہ اور نگرانی کے نیچے ہے اور ریکگنایزڈ یعنی منظور ہوجانے کی وجہ سے مدرسہ ہذا کو وہ تمام حقوق حاصل ہین جو دوسرے سرکاری مدارس کو حاصل ہین اس مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان مین وہی کتابین پڑھائی جاتی ہین۔ جو سرکاری سکولون مروج ہین اس سلئے جن ہوشیار لڑکون کو وہان سرکاری وظیفہ ملتا ہے وہ یہان بھی ملسکتا ہے اور یہان بھی تعلیم خدا کے فضل سے اچھی ہوتی ہے جیساکہ نتائج امتحان سے ظاہر ہے۔

(۳) ہندو طالب علمون کو صرف مروجہ تعلیم دی جاتی ہے۔ مذہبی تعلیم صرف مسلمان بچون کے لئے مخصوص ہے

۴- بیرونجات کے طلباء کے لئے سامان رہائش یعنی مکان۔ صندوق اور چارپائی وغیرہ کا کافی انتظام کیا گیا ہے چند بیرونی ہندو طلباء کے آنے پر بھی بورڈنگ ہوس کا انتظام ہوسکتا ہے ناظرین مزید دریافت طلب امور کے متعلق راقم سے خط وکتابت کر سکتے ہین۔

نوٹ۔ اُن طلبا کیلئے جو ورنیکلر مدارس سے اپر پرائمری کا امتحان پاس کر کے آتے ہین ایک سپیشل کلاس انگریزی کی تعلیم کے لئے کھولی گئی ہے اس جماعت کے طلباء سے بھی کوئی فیس نہین لی جاتی۔

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء

شکریہ

گذشتہ پرچہ بدر مین بھائی جان عبدالعزیز دہلوی کا جو مضمون سعد اللہ لودیانوی کے متعلق نکلا تھا۔ اس کو حضرت مولوی نور الدین صاحب نے بہت پسند فرمایا ہے اور حکم دیا ہے۔ کہ مضمون نویس کا ان کی طرف سے شکریہ ادا کیا جاوے۔

بدرِ منوّر

مورخہ ۷ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ فروری ۰۷ء

درسِ قرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۔ الکوثر النھر فی الجنۃ ۔ والخیر الکثیر ولاشک ان النھر من الخیر الکثیر ومن الخیر الکثیر الذی اعطی نبینا ۔ خاتم النبیین رسول رب العالمین ۔ شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ و الہ اجمعین

کوثر جنت کی ایک نہر کا نام ہے اور کوثر خیر کثیر کو کہتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ نہر بھی خیر کثیر میں سے ہے اور خیر کثیر میں وہ بہت سی باتیں شامل ہیں جو ہمارے نبی کریم ۔ خاتم النبیین ۔ رب العالمین کے رسول اور گناہ گاروں کے شفیع کو اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائی ہیں ۔

۲۔ کثرۃ الاسماء الحسنیٰ للّٰہ سبحانہ فما تری فی شیٔ من الکتاب المنسوبۃ الی اللّٰہ سبحانہ مثل ما تری من الاسماء فی الکتاب المنزل علیہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم وعلے الخیر الکثیر کثرۃ المحامد للّٰہ تعالےٰ ۔ فھل تری من احد من المسلمین یمد صوتہ وینادی ویکبر باللّٰہ اکبر علے المنارات والمرتفعات ۔ وھل یکون لفظ اکبر من اللّٰہ اکبر وما تری فی الاسلام ادعیۃ الاکل والشرب والجماع والنوم والتقلیب فی النوم والانتباہ منہ والدخول فی المساجد والقیام والجلوس والخروج منہا والذھاب الی السوق والایاب منہا والسفر والحضر وادعیۃ الباساء والضراء وحین الباس ورکوب الدابات والحاجات والکرب والالم والحزن والفتن ۔

اس خیر کثیر میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ کے اسمائے حُسنیٰ جس قدر قرآن شریف میں ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی آلہی بتلائے گئے ہیں ۔ ان کی مثال کسی آسمانی کتاب میں نہیں پائی جاتی اور اسی خیر کثیر میں سے وہ محامد آلہی ہیں جو دین اسلام کے ذریعہ سے دنیا پر پھیلائے جا رہے ہیں ۔ کیا آپ دیکھتے ہیں کہ کس طرح سے مسلمان آواز بلند کے ساتھ بلند مناروں اور اونچی جگہوں پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بڑائی کرتے ہیں اور اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہیں ۔ کیا اللہ اکبر سے بڑھ کر کوئی بڑا لفظ خدا تعالیٰ کی کبریائی کے واسطے تمہیں معلوم ہے ۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور تسبیح سے بھری ہوئی کس قدر دُعائیں ہر ایک موقع پر کی جاتی ہیں ۔ کھانے کے وقت کی دعائیں اور پینے کے وقت کی دعائیں اور سو کر اُٹھنے کے وقت کی دعائیں اور مسجد میں داخل ہونے کی دُعا اور مسجد سے نکلنے کے وقت کی دعا اور کھڑا ہونے کے وقت کی دعا اور بیٹھنے کے وقت کی دعا اور بازار کو جانے کی دُعا اور بازار سے لوٹنے کی دُعا اور ایسا ہی سفر کی دعائیں اور حضر کی دعائیں اور دُکھ درد کے وقت کی دعائیں اور جنگ کے وقت کی دُعائیں اور چارپائی پر لیٹنے کے وقت کی دعائیں اور حاجت کے وقت کی دُعا اور تکلیف اور غم اور حزن اور فتنوں کے وقت کی دعائیں غرض اسلام میں ہر وقت انسان اپنے رب کی حمد اور تسبیح میں مصروف ہے اور کسیوقت بھی اس کی تعریف سے غافل نہیں ۔ یہ ایک خیر کثیر ہے ۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی عطا ہوئی ہے ۔

ومحامد اللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ فی ابتداء الکتاب والخطب والرسائل وختامہا ۔ ومنہا قال صلے اللّٰہ علیہ وسلم ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین ومن الخیر الکثیر کثرۃ وعظ التوحید ونفی الشرک ۔ ارأیت ھذا البیان فی کتاب او دیوان ۔ انظر کلمۃ التوحید لا الہ الا اللّٰہ فھل یبقی فی قلب احد من المؤمنین بہا ان یشرک احدا فی النیۃ والقصد وان

پھر دیکھو کہ اسلامی لٹریچر میں ہر ایک کتاب کا ابتداء اور انتہا اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف سے ہوتا ہے ۔ اور ہر ایک خطبہ اور ہر ایک رسالہ خدا کے نام کی تعریف سے شروع کیا جاتا ہے اور خدا کی تعریف کے ساتھ ہی ختم کیا جاتا ہے اور یہ بھی کوثر کا نتیجہ ہے ۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے اور یہ خیر کثیر میں سے ہے ۔ کہ اسلام میں اس کثرت کے ساتھ توحید کا وعظ کیا جاتا ہے اور شرک کی نفی پر تقریریں کی جاتی ہیں ۔ کیا تو نے ایسا کوئی بیان کسی کتاب یا کسی دیوان میں دیکھا ہے ۔ پھر کلمۂ توحید کو دیکھو ۔ لا الہ الا اللہ ۔ کوئی معبود قابل پرستش اللہ کے سوائے نہیں ۔ کیا اس کلمہ کے بعد کسی مومن کے دل میں کوئی شرک باقی رہ جاتا ہے ۔ کیا اس کی نیت اور قصد کے درمیان کوئی ایسی بات باقی رہ جاتی ہے ۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے سوائے کسی دوسرے کو پکار

۵ دیکھو اگلے صفحہ پر ۔

وان یدعوا احداً من دون الله وان یطیع احداً بدون امرہ وان یتخذ احداً من دون الله رباً سواہ ولو کان من الاحبار والرھبان ای العباد والعلماء فی معصیة الله و هل یمکن من احد ان یومن بها ان یحب الخلق کحب الله فلا یرجوا المومن بها من احد - ولا یخاف من احد - ولا یعتقد فی احد ان له العلم التام والتصرف التام ولا احد سوی الله عبادة ما فضلاً عن السجدة - والحج والقرابین فلا یستغفر الا الله ولا یتوب الا الیه -

ولا یعتقد احداً انه الخالق لشئ کخلق الله او انه یحیی او یمیت کاحیاء الله واماتة الله ولا یسوی بین الخالق والخلق ابداً - ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ الله تطهیرہ صلے الله ذیول الانبیاء وساحتهم عن التهم والافتراءات عنهم

انظرحال الیهود بالنسبة الی الصدیقة المریم وقوله تعالی بکفرهم وقولهم علی مریم بهتاناً عظیماً وقولهم فی عیسیٰ علیه السلام - وقوله تعالی ومطهرك من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیامة و قولهم مع النصاریٰ فی داؤد و سلیمان علیهم السلام وقوله تعالی واذکر عبدنا داؤد ..... الخ وقوله تعالی وماکفر سلیمان -

اور اس کے حکم کے سوائے کسی دوسرے کی اطاعت پر قدم مارے۔ اور اس کے سوائے کسی دوسرے کو اپنا ربّ بنالے - خواہ کوئی اور کیسا ہی عالم فاضل ہو اور راہب ہو - کیا وہ اپنے رب کو چھوڑکر اور ان کے پیچھے پڑکر معصیت مین گر سکتا ہے - کیا ممکن ہے کہ کوئی شخص اس کلمہ توحید پر ایمان رکھتا ہو اور پھر خلقت کے ساتھہ ایسی حبّت کرے - جیسی کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھہ کرنی چاہئے - پس مومن اس کلمہ کو اپنے پاس رکھہ کر اور اس پر ایمان لاکر نہ غیر اللہ سے کوئی امید رکھتا ہے اور نہ غیر اللہ سے اس کو کچھہ خوف باقی رہ جاتا ہے - پس مومن کبھی یہ عقیدہ نہین رکھہ سکتا کہ اللہ تعالےٰ کے سوائے کسی دوسرے کو علم تام ہے یا کسی اور کے ہاتھہ مین تصرف تام ہے یا اللہ تعالےٰ کے سوائے کوئی کسی قسم کی بھی عبادت کے لائق ہے - چہ جائیکہ کسی غیر کے آگے سجدہ کیا جاوے یا اوس کے واسطے حج کیا جاوے یا اوس کیلئے قربانی کیجاوے۔ پس مومن اللہ کے سوائے کسی سے استغفار نہین کرتا اور اسکے سوائے کسی کے آگے اپنے گناہون سے توبہ نہین کرتا -

اور مومن کبھی ایسا عقیدہ نہین رکھہ سکتا کہ کوئی اللہ کے خلق کی طرح کسی چیز کا خلق کر سکتا ہے یا اللہ کے مارنے اور جلانے کی طرح کوئی کسی کو مار یا جلا سکتا ہے - غرض مومن خالق اور مخلوق کو کبھی برابر نہین ٹہراتا - اور خیر کثیر مین یہ بات بھی شامل ہے - جو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے کہ آپ نے (صلے اللہ علیہ وسلم) تمام مقربان آلہی کا دامن اون تہمتوں اور افتراؤن سے پاک کیا - جو کہ ان پر ان کے مخالف یا موافق لگاتے تھے -

یہود کی طرف دیکھو کہ مریم صدیقہ کی نسبت کیا الفاظ بولتے ہین - خود قرآن شریف سے ظاہر ہے - جس مین خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اونہون نے مریم پر بڑا بہتان باندہنے کا کفر کیا - اور ایسا ہی یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی اتہام باندہے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ مین کفار کی باتون سے تیری تطہیر کرنے والا ہون اور تیرے متبعین کو تیرے منکرین پر قیامت تک غلبہ دونگا - اور ایسا ہی ان کا اور عیسائیون کا قول حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کے حق مین تہمت اور افترا کا تھا اور خدا تعالےٰ نے ہر دو کا دامن اپنی پاک کتاب مین پاک کیا اور داؤد کو اپنا بندہ فرمایا - اور سلیمان کے حق مین فرمایا کہ اوس نے کوئی کفر نہین کیا تھا

لہ چونکہ اس جگہ بہت سے موقعون کی دُعاؤن کا ذکر ہوا ہے - جن سے عام لوگ واقف نہین ہوتے - اس واسطے چند دعائین بمعہ ترجمہ اس جگہ درج کی جاتی ہین -

مسجد مین داخل ہونے کیوقت کی دُعا - بِسۡمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَافۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ
ساتھہ نام اللہ کے اور درود اور سلام اوپر رسول اللہ کے اے میرے رب بخش - میرے گناہ اور کھول میرے پر اپنی رحمت کے دروازے -

مسجد مین سے نکلنے کیوقت کی دُعا - بسم الله والصلوٰة والسلام علےٰ رسول الله رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك
شروع اللہ کے نام سے اور درود اور سلام اللہ کے رسول پر اے میرے رب بخش میرے سب گناہ اور کھول میرے واسطے فضل کے دروازے -

سوتے کے وقت کی دعا - اللهم اسلمت نفسی الیك ووجهت وجهی الیك وفوضت امری الیك والجأت ظهری الیك رغبةً ورهبةً الیك لاملجاء ولامنجا منك الا الیك امنت بکتابك الذی انزلت ونبیك الذی ارسلت
اے اللہ تابع کیا مین نے اپنی جان کو تیری طرف اور پھیرا مین نے اپنا منہ تیری طرف اور سونپا اپنا کام تیری طرف اور پناہ پکڑی اپنی پیٹھ کی تیری طرف امید اور ڈر سے تیری طرف نہیں کوئی پناہ اور نجات کی جگہ تجھہ سے مگر تیری طرف ایمان لایا - مین اس کتاب پر جو تو نے اُتاری اور تیرے نبی پر جو تو نے بہیجا -

جو دیوی کے بھگتوں کی درشٹائی کی نشانیاں ہوتی ہیں پھینکدئے اور باواجی کے چرنوں میں گرپڑا۔ اور کہا۔

باوا میرا آون جاون رہیا

دیکھا خالصہ جی! یہہ تھا باواجی کا اوپدیش کہ دس منٹ کے ست سنگ سے ایک کثیر گروہ کو تمام دیوی دیوتاؤں کی اندھیر نگری سے نکال کر ایک واحد لاشریک کی پوجا کرائی۔

یاد رہے کہ جس زمانہ میں باواجی نے جنم لیا تھا وہ کلوکال (فیج اعوج) کا زمانہ تھا اور دنیا میں اس قدر اندھیر مچا ہوا تھا۔ کہ ایک ایک کے حصہ میں دس دس بیس بیس خدا آئے ہوئے تھے۔ کیوں کہ اون دنوں میں بلحاظ ہندوں کی آبادی کے اُن کے معبود کئی گُنا زیادہ تھے (تنتیس ۳۳ کروڑ دیوتا تھے) جن کو شرونکتی مان (قادر مطلق) تصور کرتے تھے مگر بالآخر ایسے ایشور کے پیارے کو پاگل اور دیوانے کے نام سے پکارا گیا۔ یہہ تھا باوا نانک جی کا اوپدیش۔ کیا خالصہ جی! آپکو یہہ معلوم ہے کہ اوس جگت کی تمام امیدوں پر پانی پھیر جانے کا کون موجب ہوا ہے۔ یہہ صرف باوا گوبند سنگہ کی مہربانی کا نتیجہ ہے اگر یہہ کہا جاوے کہ آجکل کے سکھ باوا گوبند سنگہ کے سکھ ہیں نہ کہ باوا نانک جی کے تو اِس میں کچھہ مبالغہ نہیں ہوگا۔ اور اگر کسی سکھہ کو کہا جاوے۔ کیا آپ باواجی کی تعلیم پر کاربند ہو۔ تو آپ فورًا یہہ شلوک پڑھ کر سُنا دیتے ہیں۔

باہیں گئے جب کے تمرے کو آکہ ترے نہیں آنیوں
رام رحیم پُران قرآن اب تک کہے تم ایک نہ مانیو

ارتھ۔ اگر ہندو کہے کہ پُران کے اوپر اور مسلمان کہے کہ قرآن شریف کے اوپر ایمان لاؤ تو تم ایک بھی کسی کو نہ سنو۔ اور اپنی من بھاتی کرو۔ کیا خالصہ جی یہ آپ کو معلوم ہے کہ یہہ کس بھلے مانس کی کارستانی ہے۔ بھائیو یہہ باوا گوبند سنگہ کی کارستانی کا نتیجہ ہے۔ یہہ باوا نانک جی کا ہرگز ہرگز شلوک نہیں ہے۔ اگر کوئی گرنتھی یا خالصہ اوپدیشک ثابت کر دیوے کہ یہہ نانک جی کا واک ہے تو ہم اوس کو مبلغ ۲۹۰ مالُعہ نقد انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر خالصہ جی! اب باواجی کی تعلیم بھی سُنو اور خوب غور سے سُنو۔ شلوک آدگرنتھ

جے سو چندہ اُگہے سورج چڑھے ہزار
ایتے چانن ہندیاں گُور بن گور اندھار

ارتھ۔ اگر سو چاند نکلے اور ہزار سورج چڑھے تو باوجود اِس قدر روشنائی ہونے کے بھی بغیر پیر یا مُرشد کے اندھیر ہی اندھیر ہے آگے چل کر دوسرا شلوک ملاحظہ فرمایئے۔ شلوک

تیہے ۳۰ حرف قرآن دے تیہے ۳۰ سپارے کین
تِس وِچ سِنہہ نصیحتاں سُن سُن کر دیقین

ارتھ۔ وہ پیر جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ صرف قرآن شریف ہی ہے اور قرآن شریف کے تیس حروف ہیں اور تیس ۳۰ سپارے کئے گئے ہیں۔ اور اس میں بہت سی نصیحتیں ہیں سُنکر یقین کرو۔ کیا خالصہ جی! اب بھی ماننے میں کچھہ عذر ہے۔ بہرحال ہم تمام شبھ دتین سکھہ صاحبان کے ہی دہرم پستکوں سے دینگے جن کو انہوں نے بڑی گھبراہٹ میں ڈالدیا ہے۔

اب سُن لیجئے باوا گوبند سنگہ جی کی شرک اور بدعت

سوَیا۔ میں گنیش پرتھم میں مناؤں

ارتھ۔ یعنے میں اول سب سے پہلے گنیش دیوتا (ہاتھی) کی پُوجا کرتا ہوں۔ پھر

سیوک سکھہ ہمارے تاریئے۔
چُن چُن شترو ہمارے ماریئے

ارتھ۔ اے ہاتھی دیوتا تم ہمارے تمام سکھوں کو مُکتی اور موکش پد (نجات کا راستہ) دکھاؤ اور ہمارے دشمنوں کو بڑی لمبی ناک سے کچل ڈالو۔ آہ خالصہ جی! یہی توحید تھی۔ یہی توحید کا اک راز تھا۔ جس پر برسوں سے تہہ میں نازک تھا۔ اب تو پردہ کُھل گیا اور کُھلا کہ بس ......

آگے چلکر ایک اور موحد کی وحدانیت ملاحظہ فرمایئے۔

سوَیا۔ ہو جو سدا ہمارے پچھا۔ سری اسر دہج جو کریو رچھا
راکھ لیو موراکہن ہارے۔

ارتھ۔ ہماری تمام تمناؤں اور آرزوؤں کو پورا کرو اور اے دھج (ترشول) (جو لوہے کی تین شاخوں والی چھڑی ہوتی ہے اور جس سے ماہی گیر ملاح مچھلی وغیرہ کے شکار کے لئے پاس رکھتے ہیں) جس کا اوپر ذکر کرآیا ہوں۔ تم ہماری حفاظت کرو۔ واہ خالصہ جی! واہ ترشول۔

کیا "تیری" اور کیا "پدی کا شوربا"۔ کہاں ترشول اور ترسول کی حفاظت۔ برائے خدا کچھہ تو غور کرو۔ کہاں رام رام اور کہاں ٹیں ٹیں۔ کہاں ترسول اور کہاں توحید۔ خیر

ہمارا کام کہنا ہے اگر کوئی مانے تو بہتر ہے

اگر میری یاد غلطی نہیں کر رہی ہے تو غالبًا ماہ اکتوبر یا نومبر کا واقع ہوگا کہ میں کوئٹہ میں سنڈیمن لائبریری کو جا رہا تھا کہ راستہ میں مجھے سنگہ سبھا کا سکرٹری ملا۔ اور کہنے لگا کہ آج ہمارا سنگہ سبھا کا سالانہ جلسہ ہے۔ اور امرتسر سے بڑے بڑے لائق وفائق اوپدیشک اور گیانی آئے ہوئے ہیں۔ آپ بھی سُنکر کچھہ لابھ اوٹھاویں۔ خیر میں نے بھی اِس موقع کو غنیمت سمجھا اور سکرٹری صاحب کے ساتھ ہولیا۔ مگر مجھہ سے خاموشی نہ ہوسکی۔ اور میں نے سکرٹری صاحب کو کہا کہ سردار صاحب مجھے معلوم نہیں کہ آپ سالانہ جلسہ اور لائق وفائق اوپدیشک گیانیوں کے گیان اور اوپدیشک سے کیا لابھ اوٹھاوینگے جبکہ باواجی نے سُور کو تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکھد شمار کیا ہے۔ مگر آپ لوگوں کا من بھاتا کھاجا ہے۔ سکرٹری صاحب نے جواب دیا۔ وہ کیسے۔ میں نے باواجی کا یہہ شلوک سُنایا

اک بھگت بھگوان جہیں پرانی کے نا ہیں من
جیسے سوکر سوان نانک جانو تاہیں تن

یعنے وہ آدمی جس کے دل میں ایشور کی محبت نہیں وہ سُور اور کتے سے بھی بدتر ہے۔ گویا باواجی کے نزدیک کتا اور سُور تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکھد ہے۔ مگر ہائے تعصب تیرا ستیاناس ہو۔ یہہ اس گورو کا حکم ہے جس کے چیلوں میں یہہ من بھاتا کھاجا ہے

سکرٹری صاحب۔ بیشک باواجی نے سُور کو تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکھد شمار کیا ہے۔ مگر اس کے کھانے کی ممانعت نہیں کی۔

میں۔ واہ بھائی جی واہ۔ کیا جو خراب چیز ہوتی ہے انسان اوس کو کھالیتا ہے۔

ستم کو تم کرم سمجھے جفا کو تم وفا سمجھے
حیف ایسی سمجھہ پر گر سمجھے تو کیا سمجھے

دل تو یہہ چاہتا تھا کہ آریوں کی خود غرضی سب کا بھی پردہ فاش کیا جاوے۔ مگر تو ایک تو اس کے اظہار سے طوالت مانع ہے اور دوم میرے بزرگ بھراتا ماسٹر عبد الرحمان صاحب (مہر سنگہ) نے اپنی تصنیف اختیار الاسلام کے ہر دو حصہ میں عمومًا اور تعلیم الاسلام بجواب دہرم پال میں خصوصًا آریوں کی سرستی کے تانے پیٹے کو جلاکر ایک ایسی آگ بھڑکا دی ہے۔ جو گنگا جل کے پوتر جل کے بجھانے سے بھی نہیں بجھے گی۔

منگت کا داس۔ سورن سنگہ کمار نت خالصہ برہمچاری حال وارد قادیان ضلع گورداسپور (م۔ی سابق مدرس شین)

نمازجنازہ۔ موضع گگول تحصیل رتہ ضلع سیالکوٹ میں ایک بزرگ سکونت رکھتے تھے حسن محمدؐ دربیاف۔ اذان کہنے پر ہندوں نے اونپر مقدمات بھی بنالئے۔ العاقبت للمتقین۔ ان دنوں سلسلہ عالیہ میں شرفت پاکر قریبًا ستر برس کی عمر میں تناسخ جانداری میں جابسے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ التماس برادران

وصیت

۱ - سکہ میاں فضل الدین ولد میاں غلام محمد قوم پٹھان ساکن قصبہ خوشاب ضلع شاہ پور کا ہوں مین بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج تاریخ ۱۸ - ماہ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

۲ - مین اقرار کرتا ہوں کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کل دعاوی پر بصدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اونکا مرید اور پیرو ہوں -

۳ - کہ مین نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے - مین ان ہدایات کا جو اوس مین درج ہین پابند ہوں اور ایسا ہی مین اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اونکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے - میں اون تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے -

۴ - میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے - مین کوٹھہ تین پر اہ بعمارت پختہ و خام مسقفہ کڑیاں معہ صحن سفید اور ایک ڈیوڑھی مسقفہ بالایاں بعمارت خام حدود اربعہ ذیل غرب کوچہ - مشرق کوچہ و مسجد - شمال مکان غلام رسول و فتح الدین صاحب - جنوب ملک عالم خان و سرور شاہ صاحب واقع محلہ آہیراں قصبہ خوشاب ضلع شاہ پور قیمتی پانصد ۵۰۰ روپیہ - اور جس پر میرا اس وقت مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین - مین آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے ۱/۵ حصہ یعنی پانچوان حصہ کے متعلق وصیت کرتا ہون کہ میری یہہ جائیداد جو قیمتی یکصد روپیہ ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی جاوے - اور انجمن مذکور کا اختیار رہوگا کہ میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائیداد سے اس جائیداد کو الگ کرے یا اوس مین شامل رہنے دے - وہ اوس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے - تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی یا غیر احمدی - میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین - اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے -

۵ - مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد کوئی اور جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو - تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق مین یہ وصیت کرتا ہون کہ چونکہ حسب ارشاد حضرت اقدس کے بجائے ۱/۱۰ حصہ کے ۱/۵ حصہ کیا ہے لہذا ہی ۱/۵ حصہ وصیت مذکورہ بالا فقرہ ۴ سمجھی جاویگی - باقی فاضلہ جائیداد کے مالک ورثا ہون گے -

۶ - مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین دار الامان قادیان مین پہونچائی جاوے اور وہان مجلس کار پرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے -

۷ - اور میری یہہ بھی وصیت ہے - کہ چونکہ مین عمر رسیدہ قریباً معہ ۶۵ برس کا ہون اور لائق کام کرنے کے نہین اور میر زبان نقشہ کے بھی میرے ورثا ذمہ وار ہین اگر اللہ تعالے نے اون کو توفیق بخشی تو وہ میری نعش کو قبرستان موصوف مین پہونچا دینگے اور امید کرتا ہون کہ وہ بشرط توفیق کے پہونچا دینگے - ورنہ نہین تو انجمن مذکور کو اللہ تبارک تعالی جرأت و ہمت بخشے تو پہونچا دے ورنہ خیر -

۸ - یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کے کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے تو اس صورت مین بھی میری یہہ وصیت جو مین نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی - لیکن یہہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے

۹ - اس کا ذکر فقرہ ۸ مین مفصل ہو چکا ہے ایسا ہی سمجھا جاوے کہ جیسا فقرہ مذکور مین کیا گیا ہے - لہذا یہ وصیت نامہ ابتغاءً لوجہ اللہ لکھدیا ہے کہ سند ہووے تحریر بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۰۶ء

گواہ شد - ملک عالم خان نمبردار و رئیس خوشاب

العبد - مولوی فضل دین ولد غلام محمود

گواہ شد - غلام رسول ولد محمد دین قوم پٹھان خوشاب

بقلم محمد بخش ساکن سرگودہ مقام خوشاب

وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

۱ - مین نبی بخش ولد رحیم بخش قوم قریشی ساکن قصبہ امرتسر کٹڑہ اہلو والیہ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۸ - مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

۲ - مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اون کا مرید اور پیرو ہون

۳ - مین اقرار کرتا ہون کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے - مین اون تمام ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے مین اون تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد اُن تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے -

۴ - میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے - ایک مکان بعمارت پختہ جس کی چار کوٹھڑیاں منجملہ اون کے ایک کوٹھڑی سہ منزلہ اور تین کوٹھڑیاں دو دو منزلہ معہ صحن و ڈیوڑھی نمبری خانہ شماری ۱۷ ۱۸ واقعہ امرتسر کٹڑہ اہلو والیہ متصل طویلہ خان محمد شاہ جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے اور قیمت اس مکان کی اس وقت تخمیناً دو ہزار پانسو روپیہ ہے - اور علاوہ اس کے متفرقہ مال تجارتی پشمینہ وغیرہ ہے - جو قریباً اڑھائی ہزار روپیہ

کاسب ہے کل جائیداد پانچہزار روپیہ کی ہوئی اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین ۔ اس لئے مین آج کی تاریخ سے محض ابتغاءً لوجہ اللہ اس جائیداد مین سے دسوین حصہ کی وصیت کرتا ہون جو مبلغ پانچسو روپیہ ہے ۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے ۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا ۔ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے ۔ یا اوس مین شامل رہنے دے ۔ وہ اوس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے ۔ تو اوس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اوٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے ۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو ۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے ۔

۵ ۔ مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین کوئی اور جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کرون ۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو ۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ مین کیا ہے ۔ مین ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور اطلاع دیتا رہون گا ۔

۶ ۔ مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ حضرت مسیح موعود یا احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے دار الامان قادیان مین پہونچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے

۷ ۔ میری یہہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہونچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہون اون اخراجات کی متکفل میری یہہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین ہے ۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دون گا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دونگا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا ۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس مین وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہو گی ان اخراجات کی متکفل ہو گی ۔ اور میرے ورثا ، ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے ۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے ۔ اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے ۔

۸ ۔ یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ بیان کی ہے ۔ اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہو سکے تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے ۔ درست اور قائم رہیگی لیکن یہہ ضروری ہوگی کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے ۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے ۔

۹ ۔ یہہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین ادا کر چکا ہون گا یا میری دیگر متروکہ جائیداد سے وصول ہوئے ہون اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا ۔ بلکہ مجلس کو ہوگا ۔ فقط ۔

گواہ شد ۔ بقلم اللہ بخش ولد امیر بخش رفوگر

گواہ شد ۔ خدا بخش ولد رحیم بخش رفوگر بقلم خود

العبد ۔ نبی بخش بقلم خود

گواہ شد ۔ بقلم خود غلام محمد ولد نبی بخش

نویسندہ این وصیت نامہ بندہ خاکسار عبد الصمد احمدی امرتسر

وصیت نمبر ۱۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب سکرٹری صاحب مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔

۱ ۔ مین مسمی غلام قادر ولد فخر الدین قوم کشمیری ساکن سیالکوٹ تحصیل و ضلع سیالکوٹ ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳۰ جون سنہ ۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھ دیتا ہون ۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو ۔

۲ ۔ مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ ربہ مسیح موعود و رئیس قادیان ضلع گورداسپور کو کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اون کا مرید اور پیرو ہون ۔

۳ ۔ مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے ۔ مین اون تمام ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہون گے ۔ مین اون تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط و قواعد و شرائط انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے ۔

۴ ۔ اس وقت سوائے تنخواہ ماہواری کے جو فی الحال مجھے ستے روپیہ ملتی ہے اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے قبضہ مین نہین ہے ۔ اس واسطے مین موجودہ آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ دیتا رہون گا ۔

۵ ۔ مین اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین کوئی اور جائیداد پیدا کرون ۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد میری متروکہ یا منقولہ ثابت ہو ۔ تو ایسی جائیداد کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے کہ میرے مرنے کے بعد اس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے ۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اوس مین شامل رہنے دے وہ اوس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اوٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے ۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو ۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی ۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین ہوگا ۔ اگر میری جائیداد وصیت کردہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہو گی ۔ مین اس جائیداد کی انجمن مذکور وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہون گا ۔

۶ ۔ مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون ۔ تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے دار الامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے ۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل پھر شاید ہی موقع ملے)

نام کتاب مصنف	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمن ۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصائے موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش القاء شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں مدلل جواب دیا، اگر یہ کتاب پڑھ لیجاؤ تو پھر بس	۸ر
شہید الشہادتین " "	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ قیمت پر بھی گران نہیں	۱ر
اعلام الناس حصہ ۲ " " "	وفات مسیح ۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے ۔ تقلید	۳ر
سبیل الناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید میں ہیں اور حضرت اقدس میں ان کا پایا جانا	۰۱ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ نمبر ۱ و ۲ سواء السبیل حصہ ۱ الالتباس	قابل دید ۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴ر
تحذیر المومنین " " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویوں نے کئے ہیں ان کے دندان شکن جواب	۴ر
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں	۱ر
القول الصحیح ۔ البرہان الصریح مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب پنجابی نظم	حضرت مسیح موعود کی تائید میں دونوں کتابیں بالخصوص البرہان نہایت عمدہ ہے ۔ وفات مسیح ۔ حضرت کے مسیح موعود ہونے اور دجال ۔ یاجوج سب کا بجواز کتب ذکر ہے	۱۰ر ۰۲ کل ۰۳ر
ادعیۃ القرآن ۔ منظومہ اکمل آف گولیکی	قرآن مجید میں جسقدر دعائیں ہیں ان کا منظوم ترجمہ اور پہلے ایک قصیدہ ہے جسمیں حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی مدلل مذکور ہیں	۲ر
شہادت آسمانی حصہ ۱ و ۲	کلمۂ فصل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	
فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق		۶
شرح تہذیب الکلام		۶ر
مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموات والارض		۵ر
الہدیۃ السعدیۃ ۔ مسیح موعود کے بارے میں و مسیح ناصری کی وفات و حیات پر مباحثہ ۔ مصریین و غزالی و ابن العزلی و الاشعری ۔ یہ کتابیں عربی میں ہیں۔		۰۲ر

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور اون کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں ۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ لوگوں کو اون سے فائدہ پہونچے

نور الدین

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ ۱ میرا ایک عزیز نوجوان دوست ۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود اُن کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں اُنکی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماویں گے وہ خوش ہوں گے. معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دُعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا ۔ خط وکتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

۲ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان ۔ صالح ۔ خوش رو ۔ خوشخو ۔ عالم احمدی ہیں ۔ آپ نے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہیں اور آپ کی دنیاوی حیثیت بھی اچھی رئیسانہ ہے قوم وینس ہے اور قریشیوں سے آپ کی رشتہ داریاں ہوتی رہی ہیں آپ نکاح کے خواہشمند ہیں جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماویں وہ مجھ سے خط وکتابت فرماویں ۔ پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اپنا اطمینان کر سکتے ہیں اس سے پہلے کوئی بیوی نہیں ۔ بڑا ہی مبارک ہوگا وہ خاندان جو اس سلسلۂ اخوۃ میں پیشقدمی کریگا ۔ انشاء اللہ ۔ نیازمند اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات پنجاب

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۸ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت پر مبلغ صرف نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت ۱۲ ر علیحدہ ہے لیکن خریداران اخبار کے کو ایک روپیہ کی رعایت ہے گی ۔ والسلام منیجر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے ... چھپا